اردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کی خدمات

گجرات سے تعلق رکھنے والے تین بزرگان دین صوفیت اور اردو سے لگاؤ دونوں اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ صوفیا قاضی محمود دریائی، شاہ علی محمد جیو گام دھنی اور خوب محمد چشتی ہیں۔

قاضی محمود دریائی بیرپوری کا تعلق صوفی گھرانے سے تھا۔ ان کے والد قاضی حمید عرف شاہ چالندہ بذات خود پائے کے بزرگ تھے۔ قاضی محمود دریائی نے اپنے والد سے ہی بیعت وخلافت پائی۔ حالانکہ ابتدا میں وہ اپنے والد کے مرید نہیں تھے۔ لیکن ایک رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت غوث الثقلین نے انہیں درجۂ کمال پر پہنچنے کی بشارت دی ساتھ ہی کہا کہ اپنے والد سے بیعت کرے جس کا ذکر انہوں نے اپنے والد سے کیا۔ ایسے میں موت سے ایک دن پہلے انہوں نے اپنے والد کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور والد بزرگوار نے انہیں خرقہ عطا کیا۔ قاضی محمود دریائی اپنے والد سے بے حد عقیدت ومحبت رکھتے تھے جس کا اندازہ ان کے کلام سے بھی ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی شاعری میں جابجا اپنے والد کا ذکر کیا ہے اور ارادت کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے اپنی شاعری میں اپنے والد کو قاضی محمد اور چالندہ جو ان کا لقب تھا کے ناموں سے یاد کیا ہے۔

قاضی محمود صاحب کرامت بزرگ تھے۔ محققین کے مطابق جب کوئی کشتی بھنور میں پھنس جاتی اور ڈوبنے کے قریب ہوتی تو کشتی والا قاضی محمود کو یاد کرتا اور ان کی دہائی دیتا تو کشتی بھنور سے نکل جاتی تھی۔ جس کی وجہ سے انہیں دریائی کہا جانے لگا اور یہ ان کا لقب پڑ گیا۔

قاضی محمود دریائی سماع کے قائل تھے۔ انہیں موسیقی سے بھی لگاؤ تھا اور عشق ومحبت کے مضامین اپنے کلام میں خصوصیت سے پیش کئے ہیں۔ ان میں حمدیہ اور نعتیہ کلام بھی شامل ہے۔ اپنے مرشد سے عقیدت ومحبت میں ڈوبا یہ شعر انہی کا ہے ؎

نینوں کاجل مکھ تنبولا ناک موتی گل ہار
سیس نماؤں نیہا پاؤں اپنے پیر کروں جو ہار

یا یہ شعر

آج سریجن گھر آیا
کیوں نہ کروں مہمانی

قاضی محمود دریائی کے درج ذیل اشعار اخلاقیات کا درس دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

کوئی مایلا مرم نہ بوجھے رے　　　　بات من کی کس نہ سوجھے رے

دکھ جیو کا کس کہوں اللہ دکھ بھریا سب کوئی رے

نر دوکھی جگ میں کونہیں میں پرتھی پھرپھر جوئی رے

دوسرے مشہور صوفی شاہ علی محمد جیوگام دھنی ہیں جنہوں نے تعلیم وتربیت اور رشد وہدایت کے فریضے کے لئے خود کو وقف رکھا۔جیوگام دھنی وحدۃ الوجود کے نظریے کے حامل بزرگ تھے۔انہوں نے شاعری بھی خوب کی ہے اوران کا کلام تصوف ومعرفت کے مسائل سے بھرا پڑا ہے۔ان کے ایک معتقد شیخ حبیب اللہ نے ان کا ایک مجموعہ ترتیب دیا جس کا نام 'جواہر اسرار اللہ' ہے۔البتہ جیوگام دھنی کے کلام پر ہندی شاعری کا رنگ ہے۔اور بزبان نسواں انہوں نے شعر کہے ہیں۔ مثلاً یہ شعر ۔

پیومل گل لاگ رہی جے　　　　سکھ منہ (میں) دکھ کی بات نہ کیجئے

یا یہ بند

تم ری پیا کو دیکھو جیسا　　　　ہور جیوں رتھوسائیں ایسا

سوئے تمہیں ہوناں وہ ایسا

دوسری طرف خوب محمد چشتی ایک ایسے بزرگ ہیں جن کی کئی کتابوں کا پتہ چلتا ہے۔ان کا ایک رسالہ بھی ہے جس کا نام 'بھاؤ بھید' ہے اور یہ صنائع وبدایع کے موضوع پر ہے جسے شعری جامہ پہنایا گیا ہے۔

خوب محمد چشتی کی شہرت ان کی مشہور کتاب 'خوب ترنگ' سے ہے۔یہ کتاب تصوف پر مبنی ہے۔ او رصوفیانہ اصطلاحات میں تصوف کی باتیں کی ہیں۔اس کی کتاب فارسی شرح بھی انہوں نے لکھی جس کا نام 'امواج خوبی' ہے۔ان کے حمدیہ کلام کا درج ذیل نمونہ ان کی شاعرانہ فکر کا غماز ہے ۔

بسم اللہ کہوں چھٹ ذات

جس رحمان رحیم صفات

ذات صفات اسما افعال

جمع مفصل چند اک حال

نانو محمد تس کو ویت

اس تفصیل سو عالم کیت

اسی روح ارواح تمام

اسی جوس (جثہ) کے سب اجسام

آخر میں ایک اور بزرگ کا ذکر ضروری ہے۔ یہ ہیں بابا شاہ حسینی جو شاہ علی جیو کے مرید تھے۔ بابا شاہ کو پیر بادشاہ بھی کہا جاتا ہے۔ وہ اسی نام سے مشہور تھے۔ بابا شاہ صاحب دیوان شاعر ہیں اور صوفیانہ باتیں ان کی شاعری میں پائی جاتی ہیں۔ وہ صاف ستھری زبان میں شاعری کرتے ہیں اور دین کی باتوں کے ساتھ ارشاد ربانی کی طرف اشارہ کے لئے قرآنی آیات کے الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً یہ شعر

اس صاحب ثنا سوں دیکھو جب صدا ہوا
ہر عبد تھے جواب سو قالو بلا ہوا

جیسا کہ بتایا گیا بابا شاہ حسینی صاحب دیوان شاعر ہیں۔ لہٰذا انہوں نے تصوف کے رنگ میں غزلیں کہی ہیں۔ ان کی ایک غزل کے یہ اشعار اس کا بین ثبوت ہیں:

روبرو ہے شہر درسن بے نقاب
دیک ناسک بولتے ہیں در حجاب
تس اوپر رکھتے ہیں خواہش دید کی
دید کر آپس کا مانند حباب
اس عبادت بیچ نین ہے حق رسی
حوض مسجد کا کریں پانی خراب
حق رسی کی ہے عبادت عین دید
جوں صنم کا مبتلا مست شراب
دل ترا ز آب ریا ظاہر منے
بہر استنجار ہیں در پیچ و تاب
گھر سے نکلیں رہ گ زر کی دید کوں
وقت جاتا گر جماعت کا شتاب
طعنہ زن نیں ہے حسینی بر عباد
دل سیں کرتا ہے اپس کے یوں خطاب

ڈاکٹر توقیر عالم
اسسٹنٹ پروفیسر، مولانا مظہر الحق عربی و فارسی یونیورسٹی، پٹنہ